

145627- مریض والدہ کی دیکھ بھال کرنے والا شخص شادی کرنا چاہتا ہے

سوال

میں چوبیں برس کا ہوں اور میری والدہ بہت زیادہ بوڑھی ہے، جب میں دس برس کا تھا تو والد صاحب فوت ہو گئے تھے، چھ بھن بھائیوں میں سب سے پھوٹا ہوں میرے سب بھائی شادی شدہ ہیں، لیکن میری شادی نہیں ہوئی جس کی بنا پر والدہ میرے ساتھ ہی رہتی ہیں۔

والدہ ضعیف اور کمزور اور مریض ہیں، اور انہیں دیکھ بھال کی اشد ضرورت ہے، میں اپنی استطاعت کے مطابق والدہ کا خیال کرتا ہوں، لیکن انہیں مزید دیکھ بھال کی ضرورت ہے مشکل یہ ہے کہ میرا بڑا بھائی مصر ہے کہ میں والدہ کو اپنے ساتھ ہی رکھوں کیونکہ میری شادی نہیں ہوئی۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ بھائیوں پر بھائیوں کو بداوہ ہے اور وہ میری والدہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتیں، اس لیے مجھے اکٹھے ہی ہر وقت والدہ کے پاس رہنا پڑتا ہے، مجھے اس کی توکوئی پریشانی نہیں کیونکہ اس سے مجھے اجر عظیم حاصل ہو رہا ہے۔

لیکن جیسا کہ معلوم ہے کہ ایک آدمی تو عورت کے حق کو پورا نہیں کر سکتا جس طرح دوسری عورت کر سکتی ہے اور پھر عورتیں ایک دوسری کا حال بھی جانتی ہے جو مرد کے علم میں نہیں، میرے پاس اس کا ایک اور حل بھی ہے کہ میں شادی کر لوں، لیکن مجھے خدشہ ہے کہ میری بیوی بھی کہیں بھائیوں کے نفس قدم پر علپت ہوئے یہ نہ کہنا شروع کر دے کہ باقی کو چھوڑ کر صرف میرے ذمہ ہی تو آپ کی والدہ کی خدمت کرنا فرض نہیں؟!

یا پھر میں کوئی ایسی بیوی تلاش کروں جو میری والدہ کی خدمت کرنے پر راضی ہو لیکن اس میں وہ خوبصورتی و جمال نہ پایا جائے جو میں پسند کرتا ہوں یا ایک مرد تلاش کرتا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کوئی بھی لڑکی قبول کر لوں جو میری والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال کے مقابلہ میں کچھ شروط بھی رکھے اور مجھے وہ قبول کرنا پڑیں۔

اور میں اپنے بھائیوں کو اس کے متعلق بتاوں اور آپس میں والدہ کی دیکھ بھال کو تقسیم کر لیں، یا اس سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے؟
اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کا رد عمل اور جواب کیا ہوگا، آیا وہ تسلیم کریں یا نہیں اور اگر نہ مانیں تو پھر ان کے ساتھ معاملات کیسے ہوں؟
برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت اور راہنمائی فرمائیں اگر عند اللہ ما جو رہوں۔

پسندیدہ جواب

اول:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بیمار والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے پر آپ کو اجر عظیم سے نوازے، اچھے اور عزت والے بچوں کی صفت یہی ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں، اور یہ عمل ایسا ہے جو اللہ کے ہاں بھی ضائع نہیں ہوگا۔

اور پھر اس عمل کا اثر بھی اچھا اور مبارک ہے ان شاء اللہ آپ کو اس کا پہلی دنیا و آخرت دونوں میں نظر آئیگا، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ یہ عمل خالصتاً اللہ کے لیے کریں، اور اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے رہیں، اس سے پیچھے مت ہیں۔

بڑھاپے کی حالت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (49719) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

دوم:

اگر کوئی عورت نہ ملے جو والدہ کی دیکھ بھال کر سکتی ہو مثلاً آپ کی بہن یا بھائی تو پھر آپ کے لیے والدہ کی طمارت و بس کے متعلق دیکھ بھال کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ اسے شرعی ضرورت کی بنابر کر رہے ہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میری بہن شادی شدہ ہے اور اللہ کی قدرت کے میری بہن کے سر کو فارج ہو گیا ہے اور وہ صاحب فراش ہے اپنے بستر سے اٹھنے کی سخت نہیں رکھتا، میری بہن ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور ان کے پاس کوئی ملازمہ بھی نہیں، بلکہ وہی اسے دھوپ اور لیٹرین میں لے کر جاتی ہے اور اس کا بابس تبدیل کرتی ہے، کیا وہ میری بہن کا محروم شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

کمیٹیٰ کے علماء کرام کا جواب تھا:

"اگر اس کی دیکھ بھال کے لیے کوئی مرد نہیں تو بھوکے لیے ضرورت کی بنابر اپنے سر کی دیکھ بھال کرنا جائز ہے لیکن وہ شر مگاہ پر پردہ ضرور رکھے، اور اس کے پیچے سے اسے دھوئے اور اپنے ہاتھ پر دستانہ یا پھر لفاف چڑھا لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا يُحِبُّ الْمُجِيدَ الْأَمِنَةَ لِلْجُنُوبِ الْعَلَمِيَّةِ وَالْأَفَاءِ﴾۔ انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (424/24).

سوم:

آپ کی شادی کے سلسلہ میں ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ کسی مومن اور عفت و عصمت اور اطاعت و فرمانبردار عورت کو اختیار کریں جو آپ کی ذات کے حقوق کا خیال رکھے۔ رہا آپ کی والدہ کا معاملہ اور آپ کی بیوی کا اس کی دیکھ بھال کرنا اس سلسلہ میں عرض ہے کہ آپ جس دن رشتہ دیکھیں اور شادی کا پیغام دیں اسی دن سے آپ شادی میں یہ شرط رکھیں کہ والدہ کی دیکھ بھال کرنا ہو گی، تاکہ بعد میں کوئی چھاؤ نہ رہے، بلکہ ابتداء سے ہی واضح ہو کہ بیوی نے آپ کی والدہ کی دیکھ بھال کرنی ہے۔

اور آپ کی بیوی کو آپ کی بھائیوں سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ آپ کی والدہ کی خدمت کرتی میں یا نہیں، اگر وہ آپ کی اس سلسلہ میں مدد و معاونت کریں تو الحمد للہ، اور اگر وہ اس کی مدد نہیں کرتیں تو پھر دوسروں کا آپ کی والدہ کے حق میں کو تاہیٰ کرنا یہ عذر نہیں بن سکتا کہ آپ کی بیوی بھی آپ کی والدہ کی خدمت نہ کرے اور وہ بھی اس کے حق میں کو تاہیٰ کی مرتبہ ہو۔

حالانکہ اصل میں آپ کی بیوی پر آپ کی والدہ کی خدمت کرنا واجب اور ضروری نہیں، لیکن اگر آپ شادی میں یہ شرط رکھتے ہیں اور وہ یہ شرط قبول کر کے آپ سے شادی کرتی ہے تو پھر یہ شرط اس پر آپ کی والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال لازم کر گی۔

یہ تو آپ کی بیوی کے اعتبار سے ہے، لیکن آپ کے متعلق یہ ہے کہ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اصل میں آپ کی والدہ کی خدمت آپ پر فرض ہے، اس لیے آپ اس سارا بوجھا اپنی بیوی پر مت ڈالیں، چاہے آپ شادی میں اس کی شرط بھی رکھیں اور وہ قبول بھی کر لے۔

بلکہ آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ حسب استطاعت اس سلسلہ میں اپنی بیوی کی معاونت کریں، اور یہ معاملہ آپ میں تعاون و مدد کے ساتھ حل کریں، تو اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر اپنی مد نماز کرتے ہوئے آپ کو توفیق دیگا اور اس سلسلہ میں آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائیگا۔

ہو سکتا ہے آپ کے بھائیوں کو بھی اس سے شرم آئے یا پھر انکی بیویوں کو شرم آئے یا وہ بھی خیر و بحلانی کی رغبت کرتے ہوئے آپ کی بیوی کے ساتھ والدہ کی خدمت میں شریک ہو جائیں، اور اسی طرح آپ کی بھن بھی والدہ کی خدمت کرنے لگے۔

پھر یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو آپ کی شرط قبول کرے وہ آپ کو ملنے والی پہلی عورت ہو، جیسے بھی اتفاق ہو اور حس حال میں بھی ہو؛ بلکہ یہ ممکن ہے کہ آپ اس عورت میں دین و امانت کے ساتھ ساتھ آپ کے حالات کو بھی قبول کرنے والا پائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ معقول جمال و خوبصورتی اور مرغوب صفات بھی پائیں۔

اور ہو سکتا ہے وہ دین پر عمل کرنے والی ہو اور آپ کی والدہ کی خدمت کو اجر و ثواب حاصل کرنے کی غرض سے قبول کر لے، اور اپنے خاوند کے گھر والوں کی خدمت سمجھتے ہوئے اجر و ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

مزید آپ سوال نمبر (130314) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

چہارم :

آپ کے لیے اس حالت میں آپ کی والدہ کا مساج کرنا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ کام عورتیں کریں، چاہے وہ آپ کی بھن ہو یا پھر بیوی یا یا بھا بھیاں یا کوئی دوسری عورت چاہے اجرت کے ساتھ ہی۔

کیونکہ مساج کے لیے ایسی بگہ منکشف کرنا پڑتی ہے جسے منکشف نہیں کرنا چاہیے، یا پھر مرد اسے مس نہیں کر سکتا، چاہے خاوند کے علاوہ کوئی محروم بھی کیوں نہ ہو۔

واللہ اعلم۔